© rasailojaraid.com

تنزیل و تاویل

تفسیر آیۃ:

ان الذین اٰمنوا والذین ھادوا ..... من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر الخ

(۲)

اس قاعدۂ کلیہ کے تحت یہ آپ سے آپ لازم آجاتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی بھی تصدیق کی جائے، کیونکہ اگر کوئی شخص تمام انبیاء پر ایمان لائے، اور صرف آنحضرت پر ایمان لانے سے انکار کرے، یا تمام کتب آسمانی کو مانے اور صرف قرآن کو نہ مانے، تو در حقیقت وہ تمام انبیاء اور تمام کتب آسمانی، بلکہ اصل دین الٰہی کا منکر ہوگا، جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ اس بات کی تصریح قرآن مجید میں ایک جگہ نہیں، بیشمار مقامات پر کی گئی ہے، اور اسی بنا پر انبیائے سابقین اور کتب سابقہ کے ماننے والوں کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے اور ان سے صاف صاف کہا گیا ہے کہ اگر تم ان پر ایمان نہ لاؤ گے تو کفر کے مجرم ہوگے۔ مثلاً:

وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُم مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ

اور جب خدا کی طرف سے ان کے پاس وہ کتاب آئی جو اُنکی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو انکے پاس پہلے سے موجود تھیں، تو باوجودیکہ وہ اس کتاب کی آمد سے پہلے کفار کے مقابلے میں اسی کتاب کی توقع پر فتح کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ......
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا
وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ (البقرہ - ۱۱)

دعائیں کرتے تھے، مگر اسکے آنے پر انہوں نے اس سے انکار کر دیا، حالانکہ وہ اسے خوب پہچانتے تھے پس خدا کی لعنت ہو ان کافروں پر ...... اور جب ان سے کہا گیا کہ ایمان لاؤ اس چیز پر جو خدا نے بھیجی ہے تو انہوں نے کہا کہ ہم تو صرف اسی کو مانینگے جو ہمارے پاس آئی ہے۔ اس کے سوا دوسری کتاب کو ماننے سے وہ انکار کرتے ہیں۔

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ......
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ (آل عمران - ۱)

اللہ نے تم پر یہ کتاب برحق اتاری ہے۔ یہ تصدیق کرتی ہے ان کتابوں کی جو اس سے پہلے آچکی ہیں ...... بے شک جو لوگ خدا کی آیتوں کے منکر ہیں انکے لیے سخت عذاب ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ
مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا
فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ
نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ
السَّبْتِ (النساء - ۷)

اے اہل کتاب! ایمان لے آؤ اس کتاب پر جو ہم نے اتاری ہے اور جو ان کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو تمہارے پاس پہلے سے موجود ہیں، قبل اسکے کہ ہم چہروں کو بگاڑ کر الٹا دیں یا ان کو اسطرح لعنت زدہ کر دیں جسطرح ہم نے اصحاب سبت کو لعنت زدہ کیا۔

ان سے بھی زیادہ صاف الفاظ میں وہ آیت ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ:

وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ
يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَ

اور اہل کتاب میں سے ایسے لوگ بھی ضرور ہیں جو ایمان لائے ہیں اللہ پر اور اس کتاب پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مَآ اُنْزِلَ اِلَیْھِمْ ...... اُولٰٓئِکَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ (آل عمران - ۲۰۰) جو تمہاری طرف بھیجی گئی اور ان کتابوں پر جو انکی طرف بھیجی جا چکی تھیں ..... ایسے لوگوں کے لیے ان کے پروردگار کے ہاں اجر ہے -

یہ آیت نہایت واضح طور پر آیت زیر بحث کی تفسیر کر رہی ہے - وہاں کہا گیا تھا کہ مسلمان، یہودی، عیسائی، صابی، ان میں سے جو کوئی اللہ اور آخرت پر ایمان لائیگا وہ اس کا اجر اپنے پروردگار کے ہاں پائیگا - یہاں اسکی تفسیر اس طرح کر دی گئی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کے آجانے کے بعد صرف وہی اہل کتاب خدا کے ہاں اجر پا سکینگے جو اللہ پر اور اسکی بھیجی ہوئی پچھلی کتابوں پر ایمان لانے کے ساتھ اس کتاب پر بھی ایمان لائیں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی ہے - اس سے زیادہ کھلی ہوئی تفسیر اور کیا ہوسکتی ہے؟

اس کے باوجود جو شخص آیت زیر بحث سے یہ معنی نکالتا ہے کہ یہودی کا بس پکا یہودی بن جانا اور عیسائی کا محض سچا عیسائی بن جانا، قرآن کی نظر میں ہدایت یافتہ اور مستحق اجر ہونے کے لیے کافی ہے، وہ خود قرآن کے صریح بیانات کے خلاف قرآن کی تفسیر کرتا ہے - یہ سچ ہے کہ قرآن یہودیوں اور عیسائیوں کو توراۃ اور انجیل کے اتباع کی دعوت دیتا ہے، مگر یہ بھی خبر ہے کہ اس دعوت کے معنی کیا ہیں؟ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ یہود و نصاریٰ، قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر توراۃ و انجیل کا اتباع کریں، بلکہ اس کا مطلب دراصل یہ ہے کہ توراۃ و انجیل میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے لائے ہوئے پیغام کی پیروی کرنے کے لیے جو ہدایات دی گئی تھیں ان کا اتباع کیا جائے، چنانچہ قرآن میں صاف کہدیا گیا ہے کہ اب توراۃ و انجیل کا حقیقی اتباع، قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع ہے :-

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَىٰ — اے اہل کتاب تمہارا دعوائے حق پرستی
شَيْءٍ حَتَّىٰ تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ — ہیچ ہے جب تک کہ تم توراۃ اور انجیل اور اس
وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ (المائدہ-) کتاب کی پیروی پر قائم نہ ہو جو تمہارے رب
کی طرف سے تمہارے پاس بھیجی گئی ہے۔

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ — جو لوگ اس پیغمبر نبی امی کی پیروی
النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ — کرتے ہیں جس کا ذکر انہیں توراۃ اور
مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ — انجیل میں لکھا ہوا ملتا ہے۔۔۔۔۔۔
وَالْإِنْجِيلِ...... أُولَٰئِكَ — وہی درحقیقت فلاح پانیوالے ہیں۔
هُمُ الْمُفْلِحُونَ (الاعراف - ۱۹)

یہ صرف اسی بنا پر نہیں ہے کہ قرآن اُسی تعلیم خداوندی کو پیش کرتا ہے جسکو توراۃ اور انجیل پیش کرتی تھیں، بلکہ یہ اس وجہ سے بھی ناگزیر ہے کہ قرآن اُس تعلیم ہدایت کا جدید ترین (Latest) بلکہ آخری ایڈیشن (Last edition) ہے۔ اس میں بہت سی اُن چیزوں کا اضافہ کیا گیا ہے جو پچھلے ایڈیشنوں میں نہ تھیں، اور بہت سی وہ چیزیں حذف کردی گئی ہیں جنکی اب ضرورت باقی نہیں رہی۔ لہذا جو شخص اس ایڈیشن کو قبول نہ کرے گا وہ صرف خدا کی نافرمانی ہی کا مرتکب نہ ہوگا بلکہ ان فوائد سے بھی محروم رہ جائیگا جو آخری اور جدید ترین ایڈیشن میں انسان کو عطا کیے گئے ہیں:

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ — اے اہل کتاب، تمہارے پاس ہمارا پیغمبر آگیا
رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِمَّا تُخْفُونَ — ہے جو تم کو کتاب الٰہی کی بہت سی وہ باتیں کھول کر
مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ (المائدہ-۳) — بتاتا ہے جن کو تم چھپاتے ہو، اور بہت سی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چیزوں سے معاف بھی کر دیتا ہے۔

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ (الاعراف - ۱۹)

اور وہ اُن کے لیے پاک چیزوں کو حلال اور ناپاک چیزوں کو حرام کرتا ہے اور ان پر سے وہ بھاری بوجھ اور وہ طوق و سلاسل اتار دیتا ہے جو ان پر لدے ہوئے تھے۔

نیز یہ اسلیے بھی ضروری ہے کہ اہل کتاب نے خدا کی پچھلی کتابوں میں قصداً تحریف کی، اور بہت سی چیزوں کو بھلا دیا، اور بعض کتابوں (مثلاً اصلی منزّل من اللہ انجیل) کو کھو دیا، جسکی وجہ سے اب یہ کسی طرح ممکن ہی نہیں کہ کوئی شخص اتباع قرآن کے بغیر موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام اور توراۃ و انجیل کا حقیقی اتباع کر سکے:

يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ...... وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ (المائدہ - ۳)

یہودی، الفاظ کو ان کے اصل معنوں سے پھیر دیتے ہیں، اور انہوں نے ان ہدایتوں کا ایک بڑا حصہ بھلا دیا جو ان کو دی گئی تھیں ...... اور جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم عیسائی ہیں ان سے ہم نے عہد لیا تھا مگر انہوں نے بھی ان ہدایات کا ایک حصہ بھلا دیا جو ان کو دی گئی تھیں۔

اب یہ ظاہر ہے کہ جن قوموں کے متعلق خود قرآن نے تصدیق کی ہے کہ ان کو خدا کی طرف سے کتاب دی گئی تھی، ان کیلیے بھی جب اتباع قرآن کے سوا ہدایت کا کوئی راستہ نہیں ہے، تو پھر ان قوموں کو اتباع قرآن کے بغیر ہدایت کا راستہ کیسے مل سکتا ہے جن کا اہل کتاب ہونا محض قاعدہ کلیہ لکل قوم ھاد کی بنا پر فرض کر لیا گیا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بظاہر یہ کہنے میں بڑی رواداری نظر آتی ہے کہ اسلام صرف اپنے آپ ہی کو برحق نہیں کہتا بلکہ دوسرے مذاہب کو بھی سچا سمجھتا ہے، اور اسکا دعویٰ یہ نہیں ہے کہ لوگ جب تک اپنے اپنے مذہبوں کو چھوڑ کر اسلام نہ لے آئیں، ہدایت اور نجات سے بہرہ یاب نہ ہونگے، بلکہ وہ تو صرف یہ کہتا ہے کہ اپنے اپنے مذہبوں کی اصلی تعلیمات کا اتباع کرو"۔ لیکن حقیقت میں دیکھا جائے تو یہ سراسر ایک غیر معقول بات ہے۔ دو نقطوں کے درمیان جس طرح خط مستقیم ایک ہی ہوسکتا ہے، اسی طرح انسان سے خدا تک صراط مستقیم بھی ایک ہی ہوسکتی ہے۔ اسلام جب اپنے آپ کو صراط مستقیم کہتا ہے تو اس کے ساتھ ہی یہ لازم آجاتا ہے کہ اس کے سوا جتنے راستے ہیں وہ ان سب کو غلط اور ٹیڑھے راستے قرار دے۔ کسی راستہ کو صراط مستقیم بھی کہنا اور پھر مختلف راستوں کو راہ راست بھی قرار دینا، کسی صاحب عقل کا کام نہیں ہے۔ یہ اگر رواداری ہے تو محض ایک جھوٹی رواداری ہے، اور قرآن ایسی رواداری سے صاف انکار کرتا ہے:

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (الانعام - ۱۹)

اور یہی میرا سیدھا راستہ ہے، لہٰذا تم اسی پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ تم کو خدا کی راہ سے بھٹکا دینگے۔ یہ ہدایت ہے جو خدا نے تم کو دی ہے شاید کہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

رواداری جتنی مستحسن چیز ہے، اس سے بدرجہا زیادہ غیر مستحسن چیز جھوٹ ہے۔ جس شخص کو اس معاملہ میں اپنی رواداری کا مظاہرہ کرنا ہو وہ اپنی طرف سے ایسی بات کہہ سکتا ہے، مگر اسے قرآن کی طرف سے وہ بات کہنے کا کیا حق ہے جو اس نے نہیں کہی، بلکہ جس کے خلاف وہ علی الاعلان کہتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کی پیروی کے سوا کوئی راستہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بھی صحیح راستہ نہیں ہے۔ تمام نوع انسانی کیلیے اور ہمیشہ کیلیے اب یہی ایک راستہ ہدایت اور نجات کا راستہ ہے۔ جو اس کو اختیار نہ کرے گا اس کا انجام دنیا میں گمراہی اور آخرت میں خسران کے سوا کچھ نہ ہوگا۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ	کہدو کہ اے انسانو! میں تم سب کی طرف
اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (الاعراف - ۲۰)	خدا کا رسول ہوں۔
وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ	اور میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ
لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْ بَلَغَ (الانعام - ۲)	تمکو اور ان سب لوگوں کو خبردار کروں جن تک یہ پہنچے۔
وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً	اور اے محمدؐ! ہم نے تمکو تمام ہی انسانوں کے
لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا (السبا - ۳)	لیے خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا بنا کر بھیجا ہے۔
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ	اے انسانو! تم سب کے سب اسلام
كَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ	میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کے راستوں
(البقرہ - ۲۵)	پر نہ چلو۔
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ	اے انسانو! یہ رسول تمہارے پاس خدا کی
بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ	طرف سے حق کیساتھ آیا ہے۔ ایمان لاؤ کہ اسی میں
وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي	تمہارے لیے بھلائی ہے۔ اور اگر کفر کروگے تو جان
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (النساء - ۲۳)	رکھو کہ خدا آسمانوں اور زمین کا مالک ہے۔
وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍ	اے محمد! ہم نے تمہاری طرف کھلی
بَيِّنٰتٍ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا	کھلی آیتیں بھیجی ہیں اور ان کا انکار صرف
الْفٰسِقُوْنَ (البقرہ - ۱۲)	وہی کرتے ہیں جو نافرمان ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ (البقرہ - ۱۳)

اور جو اس کا انکار کریں وہی نامراد ہونگے -

وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ .... وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الْكَافِرُونَ (العنکبوت - ۵)

اور اسی طرح ہم نے تمہاری طرف یہ کتاب بھیجی ...... اور ہماری آیتوں کو ماننے سے صرف کافر ہی انکار کرتے ہیں -

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (النور - ۹)

پس خوف کریں وہ لوگ جو رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں، کہ کہیں وہ کسی فتنے میں نہ پڑجائیں یا کہیں کوئی سخت عذاب انکو نہ آلے -

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ ذَٰلِكَ بِأَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَأَنَّ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِن رَّبِّهِمْ (محمد - ۱)

جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے اور اس ہدایت کو مان لیا جو محمدؐ پر اتاری گئی ہے کہ وہی انکے پروردگار کی طرف سے حق ہے، انکے گناہ خدا نے معاف کردیئے اور انکا حال درست کردیا- یہ اسلیے کہ جنہوں نے کفر کیا انہوں نے باطل کا اتباع کیا- اور جو ایمان لائے انہوں نے اس حق کا اتباع کیا جو انکے پروردگار کی طرف سے ہے -

قَدْ أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَّسُولًا يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنَ الظُّلُمَاتِ

اللہ نے تمہاری طرف پیغمبر کو تمہاری آگاہی کیلیے بھیجا ہے- وہ تم کو اللہ کی کھلی کھلی آیات سناتا ہے تاکہ ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو تاریکی سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

إِلَى النُّورِ (الطلاق - ۲) — نکال کر روشنی میں لائے۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ ...... فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ (آل عمران - ۴)

اے محمدؐ! کہدو کہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، خدا بھی تم سے محبت کریگا ...... اور اگر وہ اس سے باز رہیں تو بے شک اللہ کافروں سے تو محبت نہیں کرتا۔

یہ زور جو مذکورۂ بالا آیات میں نظر آتا ہے، یہ صرف اُسی کلام میں ہو سکتا ہے جسکے قائل کو اپنے صادق اور حق ہونے کا پورا پورا علم ہو، اور جو اپنے علم کے مطابق نوعِ انسانی کی اصلاح کا محکم ارادہ رکھتا ہو۔ ایسے کلام کی قدر وہ کمزور اخلاقی طاقت رکھنے والے لوگ کیسے کر سکتے ہیں جو صداقت کا علم الیقین بھی نہ رکھتے ہوں، اور پھر دنیا میں ہر ایک کو خوش بھی رکھنے کے متمنی ہوں۔ وہ تو بڑی سے بڑی بات جو کہہ سکتے ہیں وہ یہی ہوگی کہ بھائیو! سب اچھے اور سب سچے!

"سچ" کے بجائے "صدق"

یکم مئی ۱۹۳۵ء سے ۱۷×۲۶/۴ ۲۰ پونڈ سفید چکنے کاغذ پر ہر مہینہ کی یکم - گیارہ ۱۱ اور اکیس ۲۱ کو شائع ہوتا ہے ہم کو معلوم ہے کہ صاحبِ ذوق حضرات جو مولٰنا عبدالماجد صاحب دریابادی کے طرزِ انشاء کے عاشق ہیں اور آپکے مخصوص دلنشین طرزِ صحافت کیلیے آپکے اخبار سچ کے بند ہونیکے بعد سے بیتاب تھے۔ اس مژدہ کو صحیح معنوں میں مژدہ سمجھینگے - لہذا شائقین حضرات اپنا اپنا چندہ قیمتی للعہ روپیہ جلد روانہ فرماکر خریداران رجسٹر میں اپنا نام درج کرالیں ورنہ بعد کو پچھلے پرچہ دستیاب نہ ہونے پر پچھتانا پڑیگا "صدق" ہر اعتبار سے سچ سے بڑھا ہوا ہے، معنوی حیثیت سے مضامین قرآنی کا اضافہ۔

سالانہ چندہ للعہ ترسیل زر بنام منیجر اخبار "صدق" نمبر ۴۳ ہیوٹ روڈ - لکھنؤ

© rasailojaraid.com